انوارِ قمریہ
(حصہ دوم)
شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی
تالیف
مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ
مفتی دار الافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف
دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ
پنجاب کالونی کراچی

(حصہ دوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دار الافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ

پنجاب کالونی کراچی فون نمبر:- ۵۳۶۶۷۹۳، ۵۳۶۸۸۴۳ فیکس ۵۸۳۰۸۳۶

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید پھرتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

نام کتاب .... انوارِ قمریہ (حصہ دوم)

مؤلف .... مولانا حافظ قاری غلام احمد سیالوی

ناشر .... دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی

باہتمام .... سید ابو الحسن شاہ منظور ہمدانی

کمپوزنگ .... حافظ محمد عابد سعید (فون: 5082601)

ایڈیشن .... اول ۔ مارچ ۲۰۰۳ء

ہدیہ .... ۱۶۰ روپے

ملنے کے پتے

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، خیابانِ جامی، کراچی
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، سرگودھا

ایک اہم مسئلہ

دیوبندی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی مقدس ہستیوں پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح بی بی زلیخا کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح ناجائز ہونے کا بھی قبیح، بیہودہ و شنیع کلمات سے عفت و عصمت زلیخا کو داغدار کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ و ارفع شان میں دریدہ دہنی سے کام لیتے ہیں۔ قبلہ شیخ الاسلام سے اس معاملہ میں ایک دیوبندی کا مناظرہ میں شکست خوردہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہے جس کے متعلق علامہ محمد اشرف صاحب مدظلہ العالی نے اپنی کتاب کوثر الخیرات کے صفحہ ۳۸۴ پر بھی رقم فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں (تنبیہ) یہ حضرت زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان لانے سے پہلے کا واقعہ ہے جو فرطِ محبت اور وفورِ عشق کی وجہ سے سرزد ہوا۔ پھر نسوانی فطرت کی کمزوری کے تحت اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ الزام لگایا۔ بعد میں دین یوسفؑ میں داخل ہوئیں اور ان کا حرم محترم بننے کا شرف حاصل کیا جیسا کہ تفاسیر میں مذکور ہے۔ لہٰذا ان کی شان میں کوئی نازیبا کلمہ اپنی طرف سے ہرگز نہ کہنا چاہئے۔

بعض دیوبندی مثلاً احمد شاہ چوکیروی ان کے نکاح کے منکر ہوئے اور نازیبا کلمات استعمال کئے۔ مناظرہ کے دوران خواجہ قمرالدین سیالوی مدظلہ العالی نے پوچھا شاہ صاحب تم عدمِ ثبوت نکاح کے مدعی ہو یا ثبوتِ عدم نکاح کے؟ ثانی پر دلیل لاؤ وہ تم قیامت تک نہیں لا سکتے اور صورتِ اول میں عدمِ ثبوت سے ثبوتِ عدم لازم نہیں آتا۔ خصوصاً جبکہ مفسرین کرام اور اکابر امت مثلاً حضرت جامی علیہ الرحمۃ نے تشریح فرمائی ہے تو دیوبندی صاحب گریبان میں منہ ڈال کر بیٹھ گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ (انوارِ قمریہ حصہ اول، صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ میں شیخ الاسلام کے ملفوظات سے لکھا گیا ہے)

قالت امرات العزیز الأن حصحص الحق انا راودته عن

نفسہٖ و انہٗ لمن الصادقین ۝

اس آیت کریمہ کے مفہوم و ترجمہ پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ بی بی زلیخا نے ظاہراً بغیر کسی جھجک و رکاوٹ کے حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت اور برأت کا ثبوت دیا ہے جس سے اشارۃً واضح ہے کہ اپنی ندامت پر اطاعت یوسف کا رجحان ہو گیا جو بعد میں نصیب ہو گئی، لہٰذا مقبولانِ خدا کی ہستیوں پر طعن و تشنیع کرنے والے اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

(ہر دو صورت کی وضاحت)

عدمِ ثبوت نکاح اور ثبوتِ عدمِ نکاح ہر دو صورتیں پیش کر کے سوال کیا گیا جس میں مقابل مناظر خاموش ہوا۔ پہلے سوال کی وضاحت ہے کہ نکاح ثابت نہ ہونے کی دلیل لاؤ؟ دوسرے سوال کا مطلب ہے کہ نکاح نہ ہونے کا ثبوت لاؤ، جب نکاح تفاسیر اور مؤرخین کی کتابوں میں وضاحت سے مرقوم ہے تو مقابل مناظر کیسے نکاح کا ثابت نہ ہونا بیان کرتا ہے اور پہلی صورت میں کہ ثبوت پایا نہیں جاتا تو ثبوت کا حاصل نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ نکاح بالکل وجود میں آیا ہی نہ ہو۔ لہٰذا جب نکاح عام واضح ہے ہر دو حضرات کی اولاد امجاد ہونا ثابت ہے تو کوئی اور ثبوت ہو یا نہ ہو اس پر اعتراض فضول اور لغو ہے۔

قبلہ و کعبہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظات سے مندرجہ ذیل اشعار بھی ہیں جو کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ارشادِ عالیہ میں مجاہدین کی کمر ہمت باندھنے اور شجاعت و بہادری پر برانگیختہ کرنے کا اصول ہے۔

أیَّ یومین من الموت افر

یوم لا تقدر و یوم قدر

یوم لا تقدر لایأتی القضا

یوم قدر لایأتی الحذر

ان کا فارسی اشعار مطلب یوں بیان فرمایا گیا ہے۔